# اولاد حضرت ذبیح اللہ علیہ السّلام

از: جناب غلام رسول مخلص بڑہ پورہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت سرزمین اہواز میں بمقام سوس ہوئی پھر آپ کو والد بابل ملکِ نمرود میں لے گئے۔ یہود ونصاریٰ ومشرکین عرب سب آپ کے فضل اور شرف کے معترف اور آپ کی نسل میں ہونے پر فخر کرتے تھے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تارح یا عاذر تھا۔ عاذر کو آذر بھی لکھتے ہیں۔ وہ بابل کے بادشاہ نمرود کا ایک مقرب درباری تھا۔ نمرود جیسا کہ آپ کو معلوم ہے دنیا میں ظلم وستم کی حکومت اور بے رحمانہ استبداد کا موجد تھا۔ اس کی آنکھوں میں نور نہ تھا وہ خشک تھیں۔ آنکھیں بہت چھوٹی تھیں اور اس کے چہرے پر سیاہ داغ تھے۔ عاذر کی بیوی کا نام اوشا تھا۔

حضرت ابراہیم حضرت نوح علیہ السلام کے دین وملت اور انہیں کے طریق وسنت پر ہیں دونوں حضرات علیہم السلام کے درمیان ۴۰ ۶ ۲ سال کا عرصہ ہے اس دور میں صرف دو نبی ہوئے ہود اور حضرت صالح۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت ہاجرہ کے بطن پاک سے تولد ہوئے۔ حضرت ہاجرہ مصری خاتون تھیں۔ جسے فرعون نے حضرت سارہ کو احترام وانعامات کے ساتھ ہدیہ میں دیا تھا۔ حضرت سارہ حضرت ابراہیمؑ کی پہلی اہلیہ تھی۔ جن سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کوئی اولاد نہ تھی۔ اور حضرت سارہ ہی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت ہاجرہ سے نکاح پر زور ڈالا تاکہ کوئی اولاد ہو سکے اور ذریت چلے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی سارہ کے کہنے پر حضرت ہاجرہ سے نکاح کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ان کے بطن سے ایک بچہ تولد ہوا جس کا اسماعیل

ام رکھا گیا۔ کچھ مدت کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دوسرا بچہ دینے کا وعدہ فرمایا لیکن بچہ کی ماں حضرت سارہ ہوگی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پہلی بیوی۔ اور اس کا نام اسحاق ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرمایا کہ آپ کے ان دو بیٹوں سے دو قومیں بنیں گی۔ اور تین مذاہب کی بنیاد ڈالی جائے گی۔ اس لئے تم ہاجرہ اور اسماعیل کو ملک فلسطین سے کہیں دور نئے ملک میں لے جاؤ۔ یہ واقعات اللہ تعالیٰ کے منصوبہ کا ایک اہم جز تھا کیونکہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ذریت سے ایک بہت بڑے پیغمبر کو لانا تھا۔ جو لوگوں کو طریق مستقیم دکھائے گا۔ یہ پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونگے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہلائیں گے اور یہ نبی آخرالزماں ہونگے۔ جس کی آرزو حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہم السلام کو کعبہ شریف کی تعمیر کرتے کرتے موجزن ہوئی تھی اور کعبہ شریف کی تعمیر مکمل کرنے کے بعد دونوں نے یہی دعا اللہ تعالیٰ سے کی تھی کہ اے رب اپنے محبوب آخرالزماں کو ہماری نسل سے ہی ظاہر فرما۔ اور یہ شرف ہمیں عنایت فرما۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ حضرت اسحاق کی نسل سے حضرت موسیٰ کلیم اللہ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام دو برگزیدہ پیغمبر ہوں گے۔ یہ تھی جوازیت فلسطین کو چھوڑنے اور جس کے اسباب خود اللہ تعالیٰ نے پیدا کئے اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ہمراہ لے کر فلسطین سے ہجرت کر گئے۔ انہوں نے ایک طویل سفر طے کیا اور بالآخر وہ بکہ کی بے گیاہ وادی میں پہونچے۔ بکہ مکہ شریف کا پہلا نام تھا۔ یہ بکہ شہر ایک تجارتی روٹ تھا۔ اس وادی میں پانی کا نام ونشان نہ تھا۔ البتہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان دو کو بکہ میں چھوڑا اس وقت انہیں ایک پانی کی مشکیزہ دی۔ یہ جانتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ خود ان کی نگہبانی کرے گا۔ یہ تھوڑا سا آذوقہ کتنی دیر کفالت کرتا ختم ہوگیا۔ بچہ پانی کے لئے بے قرار ہوا اور نڈھال ہونے لگا نزدیک دو پہاڑیاں تھیں ایک پہاڑی صفا اور دوسری پہاڑی مروہ کہلاتی تھیں۔ بچہ کی کمزوری محسوس کرتے ہوئے حضرت ہاجرہ ایک پہاڑی پر پانی کی تلاش کے لئے چڑھ گئیں لیکن کہیں پانی کے آثار نظر نہ آئے۔ اس لئے وہ دوسری پہاڑی پر گئیں بہت جستجو کی پانی حاصل کرنے کے لئے مگر ناامید لوٹ آئیں۔ ادھر بچہ پانی کے لئے

تڑپ رہا تھا۔ وہ پھر پہلی اور پھر دوسری پہاڑی پر گئیں مگر مایوس ہو کر آتیں اس طرح وہ ایک پہاڑی سے دوسری پہاڑی تک کل سات بار چکر کرتی گئیں۔ پھر نہایت اداسی اور بے کسی کی حالت میں بچہ کی طرف لوٹیں۔ بچہ کے نزدیک پہنچ کر آپ کی حیرانی کی کوئی حد نہ رہی۔ جب آپ نے بچہ کے نزدیک ایک چشمہ نمودار ہوا پایا جس میں پانی موجزن تھا آپ کی خوشی انتہا کو پہونچ گئی۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا۔ اور آپ نے اپنے بچہ کے ساتھ اسی چشمہ کے نزدیک رہنے کا ارادہ کیا۔ یہ چشمہ زمزم کہلایا۔ اس چشمہ کی برکت سے چشمہ کا ماحول تجارتی قافلوں کے لئے آرام لینے کا مقام بنا۔ اور ہوتے ہوتے مکہ شریف تجارتی منڈی کا ایک اہم مرکز بنا۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ کو دیکھنے کے لئے فلسطین سے وقتاً فوقتاً حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لایا کرتے تھے۔ اور ادھر حضرت اسماعیل علیہ السلام طاقتور ہوتے گئے۔ اسی قسم کے ایک سفر کے دوران اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ آپ دونوں کعبہ شریف کی ازسرِ نو تعمیر کا کام ہاتھ سے لیں۔ دنیا کی پہلی جگہ کعبہ ہے جہاں اللہ کی عبادت شروع ہوئی۔

وقت گذرتا گیا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ذریت بھی بڑھتی گئی، ذریت اتنی بڑھی کہ وہ کئی قبیلوں میں بٹ کر سارے ملک عرب میں پھیل گئی۔ ان میں سے ایک قبیلہ قریش کہلایا اس قبیلہ کے لوگ کبھی مکہ سے باہر نہ گئے۔ اور اس قبیلہ کے لوگ ہمیشہ کعبہ شریف کے قریب مسکن ہوئے۔

قریش قبیلہ کا بزرگ قبیلہ کا سردار ہوتا تھا۔ اس کے ذمہ کئی فرائض انجام دینے ہوتے تھے۔ ان میں ایک اہم فریضہ یہ ہوتا تھا کہ باہر سے آئے ہوئے حاجیوں کی دیکھ بھال کرنا۔ اور انکے کھانے اور پینے کا انتظام کرنا۔ یہ ایک قابل فخر خدمت تھی۔ اور سردار قبیلہ یہ خدمت انجام دینے پر بہت ناز کرتا تھا۔ لیکن کچھ صدیاں گذرنے کے بعد عرب کے لوگ اللہ کی عبادت کرنے سے منحرف ہوئے اور مختلف ممالک سے جہاں وہ تجارت کی غرض سے جاتے تھے اپنے ساتھ بت لانے لگے اور یہ بت انہوں نے خانہ کعبہ میں رکھے۔ خانہ کعبہ اب انکی نظروں میں اللہ کا گھر نہ رہا۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہم السلام نے سوچا تھا۔ تاہم عرب کے لوگ خانہ کعبہ کا احترام کرتے تھے۔ اسی زمانہ میں قریش کا سردار قصی نامی تھا۔ وہ مکہ کا حکمران بنا۔ وہ خانہ کعبہ کی کنجیاں اپنی تحویل میں لے گیا۔ اور اس نے حاجیوں کی دیکھ بھال کرنا ان کے طعام و مشارب کا انتظام بھی

خود کرنے لگا۔ اور اجلاس بلاتا تھا۔ اور جب کسی قبیلہ کے ساتھ لڑنا مقصود ہوتا تھا تو یہ اپنے قبیلہ کا جھنڈا آگے آگے اٹھاتا تھا اور اسی کے محل میں قریش قبیلہ اپنے جھگڑے طے کیا کرتا تھا قصی کی وفات کے بعد اس کا بیٹا عبد مناف قریش قبیلہ کا سردار بنا۔ عبد مناف کے بعد اس کا بیٹا ہاشم ہاشم کے عہد میں ہی قریش قبیلہ کے دو تجارتی قافلوں کا عرب سے باہر تجارت کرنے کے لئے بندوبست کیا گیا۔ ایک قافلہ موسم گرما میں شام شریف اور شمال کی جانب اور دوسرا قافلہ یمن اور جنوب کی طرف جانے لگا۔ اس بنا پر مکہ کی اہمیت بڑھ گئی تجارت میں ترقی ہوئی لوگوں کی معاشی حالت سدھر گئی اور مکہ تجارت کا ایک بہت بڑا مرکز بنا۔ ایک موسم گرما میں ہاشم شمال کی طرف تجارت کا سامان خریدنے گیا۔ تاکہ سامان خرید کر اسے یمن میں فروخت کر سکے۔ راہ میں وہ یثرب میں تجارت کی چیزوں کی خرید و فروخت کرنے کے لئے قیام پذیر ہوا۔ وہاں اس نے ایک حسین عورت دیکھی۔ اس حسین عورت کا نام سلمیٰ تھا اور بیٹی تھی امیر بن زید کی۔ امیر بن زید ایک معزز گھرانہ سے تعلق رکھتا تھا۔ ہاشم نے اس حسین عورت سے شادی کرنے کی درخواست ارسال کی۔ جو قبول ہوئی اس بنا پر کہ وہاں کے لوگ ہاشم کو ایک ذی عزت ہستی تسلیم کر چکے تھے شادی کے بعد اس نے ایک لڑکے کو جنم دیا۔ یہ بچہ خوبصورت تھا۔ اس کے کچھ بال سفید تھے اور لوگ اسے شیبہ کے نام سے پکارنے لگے۔ شیبہ کے معنی ہیں سفید بال والا۔

ماں بیٹا یثرب شہر میں رہے کیونکہ یثرب کی ہوا سرد، خوشگوار آب و ہوا اور صحت افزا مقام تھا۔ جبکہ ہاشم مکہ لوٹے لیکن وہ اکثر کاروان شمال کو لے جانا پسند کرتے تھے تاکہ بیوی اور بیٹے کی ملاقات ہو سکے۔ خیر اس قسم کے ایک سفر میں ہاشم علیل ہو گئے اور رحلت پا گئے۔

شیبہ جو نہایت خوبصورت، بڑا ذہین اور زیرک تھا ماں کے زیر سایہ یثرب میں پھلتا پھولتا گیا، اسے بہت ناز تھا ہاشم ابن عبد مناف کا بیٹا ہونے پر۔ جو قریش کا سردار خانہ کعبہ کا سرپرست اور حاجیوں کا محافظ تھا۔ اگرچہ وہ اپنے باپ کو نہیں جانتا تھا کیونکہ ہاشم کی رحلت کے وقت وہ ایک ننھا منا بچہ تھا۔

ہاشم کی رحلت کے بعد المطلب برادر ہاشم نے قریش کی سرداری کا بوجھ، خانہ کعبہ کی سرپرستی اور حاجیوں کی نگہداشت کرنے کی ذمہ داریاں اپنے کندھوں پر اٹھائی۔ وہ اپنے بھتیجہ شیبہ کو دیکھنے

یثرب آ گئے تھے۔ جب شیبہ نے ہوش سنبھالا اتار چڑھاؤ سمجھنے لگا تو المطلب نے اسے مکہ لانے کی تیاریاں کیں۔ اگرچہ سلمیٰ کو شیبہ کی جدائی بہت شاق گذری تاہم وہ جانتی تھی کہ شیبہ کا مکہ جانا اس کی بھلائی اور بہبودی کے لئے ہے۔ چنانچہ شیبہ المطلب کی ہمراہی میں مکّہ کی طرف روانہ ہوتا ہے اور جب ان کی سواری کا اونٹ مکہ پہونچا یہ دوپہر کا وقت تھا اور لوگوں نے المطلب کے پیچھے اونٹ پر شیبہ کو دیکھا وہ سمجھ گئے کہ یہ المطلب کا غلام ہوگا اس لئے انہوں نے اس لڑکے کو عبدالمطلب کے نام سے پکارا۔ عبد جیسا کہ آپ جانتے ہیں عربی لفظ ہے اور اس کے لغوی معنی ہیں غلام کے لیکن المطلب نے انہیں (لوگوں) بتایا کہ یہ لڑکا غلام نہیں بلکہ میرا بھتیجا ہے جو اب ہمارے ساتھ قیام کرے گا۔ لیکن لوگ ہمیشہ انہیں (لڑکے) عبدالمطلب کے نام سے یاد کرتے تھے۔ ایک سال المطلب تجارت کی غرض سے یمن گئے اور وہاں ہی وفات پاگئے۔ عبدالمطلب چچا کی جگہ قریش کا سردار تسلیم کیا گیا۔ وہ خاندان کا ایک معزز فرد تصور کیا جانے لگا۔ لوگ اسے پیار کرتے تھے۔ اور ان کی تعریف کرتے تھے۔ مگر وہ عرب اسے پسند نہ کرتے تھے۔ جنھوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مذہب کو خیر باد کہا تھا۔ اور بتوں کو پوجتے تھے۔

جیسا کہ پہلے تحریر کر چکا ہوں کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ کا نام حضرت ہاجرہ تھا ہاجرہ بادشاہ مصر کی بیٹی تھی۔ یہ واقعہ اس طرح پیش آیا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی اور بھتیجے حضرت لوط کو لے کر عراق سے نکلے اور شام شریف چلے گئے۔ یہ خدا کی راہ میں دوسری قربانی تھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی۔ اس قربانی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ساتھ دینے والا صرف ایک ہی بھتیجا حضرت لوط علیہ السلام تھے۔ خدا کے پاک بندوں کے نزدیک دنیا کا کوئی رشتہ خدا سے زیادہ پیارا نہیں ہوتا۔ خیر یہاں قحط سالی ہوئی اور آپ اپنے بھتیجے اور بیوی کو مصر لے گئے۔ مصر کے بادشاہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدا پرستی اور نیکی معلوم ہوئی اور یہ رشتہ پیدا ہوا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر تقریباً ستاسی سال کی تھی جب حضرت اسماعیل کی پیدائش واقع ہوئی۔ حضرت اسماعیل جوان ہونے لگے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب دیکھا۔ خواب میں اس بیٹے کو قربان کرنے کا اشارہ تھا۔ آپ نے فرزند دلبر سے کہا اے بیٹے اللہ کا حکم ہوا ہے کہ میں

تجھے اس کی راہ میں قربان کروں اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے یہ آپ نے اس لئے کہا تھا کہ فرزند کو ذبح سے وحشت نہ ہو اور اطاعت امر الٰہی کے لئے وہ برغبت تیار رہوں چنانچہ اس فرزند ارجمند نے رضائے الٰہی پر فدا ہونے کا کمال شوق سے اظہار کیا۔ یہ واقعہ منیٰ میں ہوا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرزند کے گلے پر چھری چلائی قدرت الٰہی کہ چھری نے کچھ کام نہ کیا۔

بعض مفسرین کہتے ہیں کہ فرزند اسماعیل نہ تھے حضرت اسحاق تھے۔ لیکن دلائل کی قوت سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ذبیح حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں اور فدیہ میں اللہ تعالیٰ نے دنبہ بھیجا جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کیا۔ واقعۂ ذبح کے بعد حضرت اسحاق علیہ السلام تولد ہوئے ہیں۔

واقعۂ زمزم کے بعد قبیلہ جرہم نے اس طرف سے گذرتے ہوئے ایک پرندہ کو دیکھا انہیں پرندہ دیکھ کر بڑا تعجب ہوا کہ بیابان اور پرندہ۔ یہ کیا ماجرا سوچنے لگے کہ ضرور یہاں کہیں پانی ہوگا تلاش میں نکلے کافی جستجو کی اور آخر زمزم شریف دیکھا پانی سے بھرا ہوا۔ اور قبیلہ کے لوگوں نے آپس میں شورہ کر کے زمزم کے قرب وجوار میں سکونت اختیار کرنے کے لئے حضرت ہاجرہ سے اجازت حاصل کرنے کی درخواست کی۔ حضرت ہاجرہ نے اس شرط پر رہنے کی اجازت دیدی کہ زمزم اور اس کے پانی پر قبیلہ کا کوئی حق نہ ہوگا۔ قبیلہ نے منظور کر لیا اور بعد میں اسی قبیلہ کی ایک حسین لڑکی سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی شادی ہوئی۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی شادی کے ایک سال بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کے گھر آئے ملاقات کرنے کی غرض سے حضرت اسماعیلؑ روزی کی تلاش میں کہیں گئے تھے اور جاتے وقت حضرت سارہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تاکید کی تھی کہ سواری سے نیچے نہ اترنا چنانچہ آپ نے بہو سے کہا میں نیچے اتر نہیں سکتا کوئی کھانے کی چیز ہو وہ مجھے کھانے کو پیش کرو۔ بہو نے جواب دیا کیا تم نہیں جانتے یہ ملک خشک ہے اور پیداوار سے خالی ہے آپ نے دودھ مانگا بہو بولی بھیڑوں کے پستانوں میں دودھ نہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا جب تمہارا شوہر گھر آئے گا تو اس سے کہو کہ ایک آدمی اس شکل وصورت کا تمہیں ڈھونڈھنے آیا تھا اور اس نے آپ کے لئے ایک پیغام رکھا ہے وہ یہ کہ اپنے گھر کی چوکھٹ بدل ڈالو۔ جب حضرت

اسماعیل علیہ السلام گھر لوٹ آئے اور بیوی سے پوچھا کوئی مہمان آیا تھا۔ بیوی نے جواب دیا ہاں ایک صاحب اس خدوخال اور شکل صورت کے آئے تھے اور جو گفتگو بیوی نے مہمان سے کی تھی بتایا اور یہ پیغام بھی سنایا کہ صاحب نے آپ کو کہہ رکھا ہے کہ گھر کی چوکھٹ بدل ڈالو، حضرت اسماعیل علیہ السلام اس کا مطلب سمجھ گئے اور بیوی کو طلاق دیدی۔ یہ دنیا کی تاریخ میں پہلی طلاق ہے۔ جو آج تک قائم ہے۔ اس بیوی کو طلاق دینے کے بعد آپ نے عمالقہ کے قبیلے کے ایک آدمی مغاض نام کی لڑکی رعلہ سے شادی کی۔ یہ عمالقہ قبیلے کی خوشحالی اور آرام کی خبر سنکر یہاں بسنے آیا تھا حسب دستور ایک سال گذرنے کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام بیٹے سے ملاقات کرنے آئے۔ اس بار بھی حضرت سارہ نے اسے سواری سے نہ اترنے کی تاکید کی تھی۔ چنانچہ جب آپؑ اپنے بیٹے کے خیمہ پر پہونچے۔ تو آپ کی نئی بہو نے آپ کا گرم جوشی سے استقبال کیا سواری سے نیچے اترنے کی بار بار گذارش کی اور آپؑ نہ اترے۔ بہو نے لذیذ ضیافت پیش کی جو آپ نے تناول فرمائی۔ اور آپ کے پاؤں بستانے کے لیے دو بڑے پتھر لائے ان پر پاؤں رکھنے کی گذارش کی۔ پانی سے پاؤں دھویا، منہ دھلایا۔ بالوں کی کنگھی کی۔ تابعداری اور وفاداری کی باتیں کیں۔ حضرت ابراہیمؑ نئی بہو کے اس آؤ بھگت اور خاطر داری سے بہت محظوظ ہوئے اور کہا جب اسماعیل گھر لوٹیں گے تو ان کو کہنا کہ اس خدوخال اور چال ڈھال کے آدمی آپ سے ملنے آئے تھے وہ آپ کے نام یہ پیغام رکھ گئے ہیں کہ گھر کی دہلیز بہت اچھی ہے اور اسکو بدلنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے بلکہ اس کی اچھی طرح نگہداشت اور پرورش کرنی چاہیئے۔

جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عمر تیس سال کی تھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوا خانہ کعبہ کی تعمیر کرنے کا۔ آپ نے یہ خوشخبری حضرت اسماعیل کو دیدی چنانچہ باپ بیٹا اس کار خیر میں جٹ گئے۔ زمین کھودی اور اس کی بنیاد پائی۔ نزدیک پہاڑ سے پتھر کاٹے اور ۳۰ گز لمبی ۲۴ گز چوڑی اور نو گز اونچی عمارت بنائی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایک پتھر کی صورت دکھا کر اس کی تلاش کا حکم دیا آپ نے حضرت اسماعیلؑ کو یہ پتھر تلاش کرنے کو کہا۔ وہ پہاڑ سے نیچے کھودنے لگے اور جب وہ کھودنے میں مصروف تھے تو ایک نورانی صورت کا فرشتہ سفید پتھر اٹھائے سامنے نظر آیا فرشتہ نے پتھر آپ کو دیا اور غائب ہوا۔

خلیل اللہ کو پتھر دکھایا اور باپ بیٹے نے اس پتھر کو ایک مخصوص مقام پر نصب کیا یہ پتھر حجر اسود ہے جس کو ہم جیسے گناہ گار لوگوں نے چوم چوم کر کالا بنادیا۔ تعمیر کعبہ مکمل ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ لوگوں کو بلاؤ وہ ابو قبیس پہاڑ پر چڑھے اور بلند آواز میں لوگوں کو خانہ کعبہ کی زیارت کرنے کو کہا۔ یہ آواز لاکھوں لوگوں کے کانوں میں آج بھی گونج رہی ہے اور ہر سال لاکھوں کی تعداد میں مسلمان زیارت بیت اللہ کے لئے مکہ شریف آتے ہیں حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اپنے والد کے ساتھ اپنے اور اپنی نسل کے لیے مسلمان بنے رہنے کی دعا کی۔
رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ۔ اے پروردگار! تیری رضا و خوشنودی کے لئے ہم دونوں کو مسلمان بنائے رکھ اور ہماری نسل میں بھی مسلمان قوم کا سلسلہ برقرار رکھ۔

حضرت خلیل اللہ علیہ السلام اپنی رفیقۂ حیات حضرت سارہ کے پاس گئے اور مستقل طور پر سکونت اختیار فرمائی اور حضرت اسماعیل علیہ السلام عرب میں ہی رہے۔

حضرت اسماعیل خدا پرست تھے اور صدیاں گذر گئیں ان کی اولاد دین ابراہیم بھول گئی عرب والوں نے بہت سے نشیب و فراز دیکھے۔ مکہ کی شادابی دیکھ کر بہت سے قبیلے مکہ شریف میں آباد ہوئے مکہ کی آبادی میں اضافہ ہوتا گیا۔ ہر ایک قبیلہ کی کوشش تھی مکہ میں خانہ کعبہ کے نزدیک رہے۔ مگر سب جگہ حاصل نہ کر سکے۔ دور دور انہیں جگہ مل گئی انہوں نے مٹی اور پتھر کے گھر بنائے۔ اور کعبہ شریف سے دور ہونے کی وجہ سے وہ کعبہ شریف کے پتھر کے ٹکڑے تبرکاً اپنے گھر لائے اور ان پتھر کے ٹکڑوں کو گھر کی دیواروں میں نصب کرتے گئے پھر ان پتھروں کے گرد گھر کے لوگ طواف کرنے لگے۔ گویا ان کی نظروں میں ان کا گھر اب خانۂ کعبہ تھا۔ اور ان ہی پتھروں کی پرستش کرنے لگے۔ اس طرح حضرت اسماعیل علیہ السلام نے خدا کی پرستش کی اور ان کے بیٹوں نے پتھروں کی۔